ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

خرم سہیل کی شخصیت اور ادبی کارنامے

Khurram Sohail's personality and literary achievements

ڈاکٹر پروین اختر کلو

ایسو سی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

ڈاکٹر صائمہ اقبال

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

عائشہ مجید

ایم۔فل اسکالر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract:

Khurram Sohail is born on 27 September 1982 in Gujranwala city. He is not only a good journalist but also his work is valuable in the field of biography. He is distinguished by being a journalist and biographer as well as an impartial critic, researcher and translator. In terms of research, trivial topics have never been the subject of his research. In research and criticism, his topics have always been diverse and standard, especially journalism, in which the reflection of Khurram Sohail of the modern era is literary seasoning. Along with it, one gets to look at the biography or analyze the research and critical work. A common aspect that is seen in all of them is the literary maturity of their style of expression and method of research which will sooner or later lead to the determination of a high position.

Key words: Khurram Suhail,Family background,Birth,Academic periods,Beginning of cultural and literary life,Professional life,Criticism and criticism of Pakistani and international films,Awards and Literary Services.

خاندانی پس منظر

خرم سہیل کے آباؤ اجداد کا تعلق کشمیر سے ہے، لیکن گزشتہ کئی دہائیوں سے آپ کے بزرگ جہلم اور چکوال کے علاقوں میں سکونت پذیر ہیں۔ حصول رزق کی خاطر، ان کے دادا محمد اشرف، گوجرانوالہ آ گئے۔ جبکہ نانا غلام حسین نے ملتان کی سمت رخ کیا۔ اپنی ایک کتاب "باتوں کی پیالی میں ٹھنڈی چائے" کے دیباچے میں خرم سہیل لکھتے ہیں کہ:

> "ان کے دادا نے گوجرانوالہ میں مشہور نجی پبلک لائبریری قائم کی، جس کا نام "نسیم اشرف لائبریری" تھا۔ ان کے نانا بھی تدریس سے وابستہ تھے، وہ ملتان کے ایک نواحی علاقے، خانیوال کے نزدیک ایک قصبے "پیرووال" میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔"(1)

خرم سہیل کے دادا کا نام محمد اشرف اور دادی کا نام عنایت بی بی تھا۔ نانا کا نام غلام حسین اور نانی کا نام غلام عائشہ تھا۔ نانی بھی تدریس کے شعبے سے وابستہ تھیں، جبکہ دادی گھریلو خاتون تھیں۔ خرم سہیل کے والد کا نام خالد جاوید ہے، آپ کے والد پیشے کے لحاظ سے مزدور تھے، اب ریٹائرمنٹ کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ والدہ کا نام زبیدہ ناہید کوثر ہے، جو کہ گھریلو خاتون ہیں۔ آپ کل تین بھائی ہیں، جن میں آپ کے علاوہ دو چھوٹے بھائی شامل ہیں، ان کے نام محمد زاہد اور محمد شاہد ہیں۔ ایک بھائی دواسازی کے پیشے سے وابستہ ہیں، جبکہ دوسرے بھائی کا تعلق پاکستان آرمی سے ہے۔

پیدائش

خرم سہیل 27 ستمبر 1982ء کو گوجرانوالہ شہر میں پیدا ہوئے۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"آپ کل تین بھائی ہیں، تینوں کی پیدائش گوجرانوالہ شہر کی ہے اور آپ کا بچپن گوجرانوالہ میں ہی گزرا۔"(2)

تعلیمی ادوار

خرم سہیل کا بچپن گوجرانوالہ میں ہی گزرا۔ انہوں نے پرائمری تک تعلیم اپنے آبائی شہر ہی میں حاصل کی۔ ان کے اسکول کا نام "ایف جے سائنس ہائی سکول" ہے، جہاں انہوں نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی، پھر 1995ء میں ان کے والدین روزگار کے سلسلے میں کراچی منتقل ہو گئے۔ انہوں نے فیڈرل بی ایریا کے علاقے میں یوسف پلازہ کے نزدیک واقع "وائی اے مڈل اسکول" میں داخلہ لیا۔ مس عائشہ نے راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ:

"خرم سہیل بہت محنتی بچہ تھا۔ کلاس کے باقی بچوں کی پڑھائی میں بہت مدد کرتا تھا۔ خرم ادب سے دلچسپی رکھتا تھا۔ ان کو اندازہ تھا کہ یہ زندگی میں آگے چل کر ادب سے وابستہ ہوگا، ہاں یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ انگریزی ادب میں مہارت حاصل کر لیتا۔ اگر اس بچے کو مالی وسائل کی کمی کا سامنا نہ ہوتا، تو آج وہ اس سے بھی بہتر مقام پر ہوتا اور کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہوتا، البتہ انہیں اندازہ تو تھا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر اپنا نام پیدا کرے گا۔"(3)

خرم سہیل نے اپنے اس اسکول کے لیے کوئز، ڈرامے اور تقریری مقابلوں میں بہت سارے انعامات جیتے۔ اسی کارکردگی کی بنیاد پر ان کو کئی سیکنڈری اسکولوں سے داخلے کی پیشکش تھی۔ انہوں نے "اینگلو اورینٹل بوائز سیکنڈری اسکول" کا انتخاب کیا، جو فیڈریل بی ایریا کے قریب دستگیر کے علاقہ میں واقع تھا۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا تو کتاب ان کے ہاتھ میں ہے۔ اُن کو خود بھی معلوم نہیں کہ کس نے کتاب اُن کے ہاتھ میں دی تھی۔ شاید یہ وراثت میں ان کو اپنے دادا اور نانا سے ملی ہے۔"(4)

خرم سہیل نے 2000ء میں میٹرک سائنس میں کرنے کے بعد کامرس کا انتخاب کرتے ہوئے پریمئر کالج (نارتھ ناظم آباد) میں داخلہ لیا۔ یہ پرائیویٹ امتحان انہوں نے ایک ہی سال میں دے کر 2004ء میں کامیابی حاصل کی، پھر 2005ء میں جامعہ کراچی میں داخلہ لے لیا۔

خرم سہیل زمانہ طالب علمی سے ہی ماس کمیونیکشن (ذرائع وابلاغ۔ میڈیا) کے شعبے کی طرف متوجہ تھے۔ جامعہ کراچی میں ان کا داخلہ پولیٹکل سائنس میں ہوا، جبکہ ذیلی مضامین میں ماس کمیونیکشن اور عمومی تاریخ وغیرہ تھے۔ انہوں نے ان مضامین میں 2007ء میں گریجویشن کرتے ہوئے پھر ماس کمیونیکیشن میں ماسٹرز کرنے کی غرض سے داخلہ لے لیا، یوں مزید پڑھائی کرتے ہوئے 2009ء میں جامعہ کراچی سے انہوں نے ماس کمیونیکشن میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔

ثقافتی وادبی زندگی کا آغاز

زمانہ طالب علمی کے اس دور میں خرم سہیل نے اپنے مشاغل کو کیریئر بنانے کی سعی بھی شروع کی۔ کالج کے دنوں میں مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں لکھنا شروع کیا۔ اس کے علاوہ کالم بھی لکھتے رہے ہیں۔ ریڈیو کے کئی قومی نشریاتی اداروں سے وابستگی رہی۔ تھیٹر میں بھی خاصی دلچسپی تھی۔ ٹیلی ویژن ایک ایسا میڈیم ہے، جس میں اُن کو زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔ لیکن تھیٹر کی طرف رجوع کا باعث ٹیلی وژن ہی رہا۔ کیونکہ پی ٹی وی سے ایک پروگرام "ٹیلی تھیٹر" نشر ہوا کرتا تھا، جسے دیکھ کر خرم سہیل تھیٹر کے میڈیم میں دلچسپی بڑھی۔ خرم سہیل خاموشی کا شور، میں لکھتے ہیں کہ:

"جامعہ کراچی میں طالب علمی کے دور میں ایک تحقیقی اسائنمنٹ بنانا ہوتا ہے، اس میں طالب علم کو موضوع منتخب کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ میں نے تھیٹر کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور اس مقصد کے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

لیے تھیٹر کی بین الاقوامی اور ہر دلعزیز شخصیت ضیا محی الدین کا انٹرویو لینے کا سوچا۔ مجھے ان تک رسائی کی ابتدائی کوششوں میں ناکامی ہوئی، لیکن پھر ملاقات کے لیے مختصر وقت مل گیا۔ اس ملاقات نے تھیٹر سے میرے محبت کو ان پر آشکار کر دیا۔"(5)

اس تجربے کے بعد خرم سہیل نے تھیٹر کے لیے علمی طور پر سنجیدگی سے کام کرنے کا سوچا اور قونصل خانہ جاپان، کراچی کے لیے کا ڈراما خاموشی کا شور بھی اسٹیج کیا۔ ریڈیو پاکستان اور ایف ایم 101 سے بحیثیت میزبان 5 برس تک وابستہ رہتے ہوئے ملکی اور بین الاقوامی نشریات کا حصہ رہے۔

پیشہ ورانہ زندگی

اپنے تعلیمی اخراجات کے لیے مختلف نوعیت کی جز وقتی ملازمتیں کیں۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"خرم سہیل کے والد مزدور ہیں گھریلو مسائل کی وجہ سے زمانہ طالب علمی میں ہی تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اردو کی ٹیوشنز پڑھانے لگے۔"(6)

ریڈیو پاکستان کے پروگرام "یوتھ فورم" کے لیے انٹرویوز کرنے کا سلسلہ شروع کیا، اپنی پروڈیوسر بشریٰ نور خواجہ کی نگرانی میں آگے بڑھتے رہے، اے ایم نشریات سے ہوتے ہوئے ایف نشریات تک آئے اور ایف ایم 101 سے وابستگی اختیار کی اور تمام اوقات کار کی نشریات کیں۔ اس عرصے میں میڈم ربیعہ اکرم سے بھی بہت کچھ سیکھا، وہ سینئر براڈکاسٹر ہیں۔ اس کے علاوہ دھنک ایف ایم ایف 94 میں بھی ملازمت کی۔

صحافت

خرم سہیل نے مقامی اخبارات سے صحافتی کیریئر کا آغاز کیا۔ اور پاکستان کے قومی اخبارات کے عملے کا حصہ بنے اسی عرصے میں براڈکاسٹنگ کے شعبے میں بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ ریڈیو کے کئی قومی نشریاتی اداروں سے وابستگی رہی۔ اس کے بعد آپ روزنامہ جنگ، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ دنیا سمیت متعدد معروف اخبارات کے لیے کالم نویسی کرتے رہے۔ اب بھی ڈان اردو، آن لائن ایڈیشن، اے آر وائی، آن لائن ایڈیشن سمیت مختلف نشریاتی اداروں کے لیے لکھتے رہتے ہیں۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"انہوں نے بطور صحافی پہلی ملازمت انگریزی اخبار ڈیلی ٹائمز کے اردو روزنامے "روزنامہ آج کل" سے کی، جس کے مدیر اعلیٰ نجم سیٹھی اور ناشر سلمان تاثیر تھے، جبکہ کراچی میں ان کے مدیر فاضل جمیلی تھے۔"(7)

کراچی میں نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس (ناپا) کے ساتھ بھی کچھ عرصہ بطور میڈیا ایڈوائزر وابستگی رہی۔ جی ٹی وی سے بطور میزبان "چائے خانہ" پروگرام کیا، جس کی 150 اقساط نشر ہوئیں، ان میں فنون لطیفہ سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے انٹرویوز کیے۔ ان دنوں وہ ڈان نیوز ٹی وی، ڈان اردو، آن لائن ایڈیشن اور اے آر وائی کی ویب سائٹ کے لیے عالمی سینما پر تبصرے و تجزیے کرنے میں بھی مصروف عمل ہیں۔

ازدواجی زندگی

خرم سہیل کی شادی 2010ء کو کراچی میں صبا خلیل احمد سے ہوئی۔ صبا خلیل احمد کے والد خلیل احمد شیخ کا آبائی تعلق فیصل آباد سے جبکہ والدہ روبینہ تحسین کا تعلق راولپنڈی سے ہے۔ ان کی سکونت کراچی میں ہی ہے، جہاں ان کے تمام بچے پیدا ہوئے اور پلے بڑھے۔ صبا خرم راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتی ہیں کہ:

"خرم سہیل کے ساتھ وہ بہت خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کر رہی ہے، ان کو شاعری میں دلچسپی تھی، انہیں شاعری سننا بے حد پسند ہے۔ شادی کے بعد اب وہ گھریلو خاتون ہیں اور ان کی پہلی ترجیح اپنے بچوں کی عمدہ تعلیم و تربیت ہے۔"(8)

وہ بچوں کی تعلیم و تربیت ایک شفیق باپ کی طرح کرتے ہیں۔ اردو زبان کی ترویج و اشاعت میں ان کا خاندان، ہمیشہ ان کا معاون رہا اور ان کے اس شوق میں کبھی بھی ان کے گھر والے آڑے نہیں آئے، یہی وجہ ہے کہ وہ زبان و ادب کی خدمات پر ہمیشہ مامور دکھائی دیتے ہیں، وہ مختلف علمی و ادبی

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

محافل میں شرکت کرتے ہیں۔ کراچی میں ہونے والی "عالمی اردو کانفرنس" اور "کراچی لٹریچر فیسٹیول" کی سرگرمیوں کا حصہ بھی رہے ہیں اور ان کی کئی کتابوں کی رونمائی ان ادبی میلوں میں ہوئی ہے۔

بحیثیت باپ

اولاد

خرم سہیل کی دو بیٹیاں صلہ خرم اور دعا خرم ہیں۔ صلہ خرم کی عمر 10 سال اور دعا خرم کی 9 سال ہے۔ صلہ خرم راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتی ہیں کہ:

> "اُن کے ابو انہیں خاص وقت دیتے ہیں۔ ان کی اسکول کی ہر سرگرمی میں مدعو کیے جانے پر شوق سے جاتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کروں، میں ان کا یہ خواب ضرور پورا کروں گی۔"(9)

دعا خرم انٹرویو دیتے ہوئے بتاتی ہیں کہ:

> "ابو کی مصروفیات کی وجہ سے ان کے زیادہ تر کام امی کرتی ہیں، لیکن پھر بھی ابو ہمیں خاص وقت ضرور دیتے ہیں۔ مجھے پڑھائی کا شوق ہے اور میں ابو کی خواہش کے مطابق، اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے ان کے خواب کو ضرور پورا کروں گی۔"(10)

خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

> "وہ بچپن بہت سی محرومیوں میں گزرا۔ والد مزدوری کرتے تھے، والدہ گھر کے مسائل سے دوچار تھیں۔ وہ پُرعزم ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو ان محرومیوں کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔"(11)

خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

> "ان کو بچوں سے ایک خاص محبت ہے چاہے، وہ اپنے ہو یا کسی دوست احباب یا رشتے دار کے ہوں۔ وہ تمام بچوں سے یکساں محبت کرتے ہیں۔"(12)

پسندیدہ اساتذہ

پرائمری میں مس نبیلہ نے خرم سہیل کو مطالعہ کی طرف راغب کیا، پڑھائی اور لکھائی کی بنیاد رکھی۔ مڈل کی جماعتوں میں مس عائشہ، مس طلعت، مس نور جہاں اور دیگر اساتذہ نے خرم سہیل کے اندر ایک تخلیق کار کو دریافت کیا، ان کو ایک بہترین مقرر، لکھاری اور تخلیق کار بننے کی طرف مائل کیا اور ان کی رہنمائی کی۔ میٹرک میں مس فہیمہ، مس ارجمند، مس معصومہ، مس پروین جاوید نے بھی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ انٹر میں سر نوید، سر فیصل سردار، ان کے پسندیدہ استاد تھے۔ انہوں نے تدریسی معاملات میں آگے بڑھانے میں مدد کی۔ گریجویشن میں سر خالد جامعی، سر افتخار شفیع، سر معیز اور دیگر اساتذہ قابل تعریف رہے۔ ایم اے میں میڈم عصمت آرا، میڈم ارم حفیظ، میڈم رفیعہ تاج اور سر طاہر مسعود نے تدریسی معاونت و راہنمائی کی۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

> "جاپانی ادب و ثقافت کی دنیا میں، میرے استاد اور رجحان ساز جاپانی سفارت کار، جناب "توشی کازوایسو مورا" صاحب نے مجھے ایک نئے جہاں سے متعارف کروایا اور حقیقی والدین کی طرف سرپرستی کرتے ہوئے زندگی میں نئے خواب دیکھنے، راستے تراشنے اور کامیاب ہونے کے لیے عملی حوصلہ افزائی کی، اسی لیے میں ان کو اپنا استاد یعنی روحانی والد تصور کرتا ہوں۔"(13)

عملی صحافت میں فاضل جمیلی، محمود شام، طاہر نجمی، رضیہ فرید، ندیم رضا سمیت منظر بھائی، فہیم بھائی اور دیگر نے ایک استاد کی طرح بھرپور ساتھ دیا۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر روف پاریکھ، سرور جاوید، نصیر ترابی اور فراست رضوی نے ایک استاد کی طرح میری مکمل راہنمائی کی ور ہر ممکن معاونت بھی فراہم کی۔

بہ حیثیت دوست

خرم سہیل ایک محبت کرنے والے انسان دوست شخصیت کے مالک ہیں۔ شاعر علی شاعر نے بتایا کہ خرم سہیل پروقار شخصیات کے مالک ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 12 سال سے وہ اُن کو جانتے ہیں۔ انہوں نے خرم سہیل کی کتاب "ناول کا نیا جنم" بھی شائع کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے، اس میں ملکی اور غیر ملکی ناول نگاروں کے کے بارے میں تحقیقی مضامین شامل ہیں۔ شاعر علی شاعر نے راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا ہے کہ:

> ''خرم سہیل اصل میں کمٹمینٹ کے آدمی ہیں وہ کسی بھی صورت میں جو بھی وعدہ کر لیتے اسے ضرور پورا کرتے ہیں، ور جو بھی کام وہ اپنے ذمے لیتے ہیں، اس کو پورا کرتے ہیں، اول تو انکار کر دیتے ہیں جو کام وہ نہ کر سکتے ہو اور اگر وہ کہتے ہیں، ہاں میں کر لو گا، تو پھر ضرور پورا کرتے ہیں۔''(14)

فیصل یعقوب

خرم سہیل صاحب کے بچپن کے دوست جو اس وقت میڈیکل کی فیلڈ میں ہیں۔ فیصل یعقوب، وہ گوجرانولہ کے رہنے والے ہیں، بچپن میں ان کا گھر خرم سہیل کے گھر کے قریب ہی تھا۔ گھر میں آنا جانا بھی لگا رہا کرتا تھا۔ اور پرائمری کے کلاس فیلو بھی ہیں۔ فیصل یعقوب نے راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا ہے کہ:

> ''خرم سہیل دلدار آدمی ہے۔ محفلوں کی رونق، انتہائی لائق طالب علم تھا۔ بچپن میں خرم کو فلمیں دیکھنے کا بہت شوق تھا، وہ سینما میں اپنے ابو کے ساتھ جاتا تھا۔ خرم میری فیملی ممبر جیسا تھا، وہ گھر آتا تو میری بہنوں کو اونچی آواز میں مقالے، اشعار اور کہانیاں سنتا تھا، یعنی ایک طرح سے اس کو اپنے ناظرین کی توجہ حاصل کرنے کا طریقہ پتہ تھا، یہ اسی صلاحیت کا عملی اظہار تھا۔''(15)

فیصل یعقوب نے راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ:

> ''میں کلاس میں مانیٹر تھا اور بہت ہی نالائق تھا، مجھے جب بھی سبق نہیں آتا تھا، تو ٹیچر سزا دیتیں، تو خرم مجھے بچا لیتا تھا۔ وہ نیلام گھر کی نقل میں، ایسے چھوٹے موٹے کافی پروگرام کرتا رہتا تھا۔ اساتذہ کو بھی دوست بنا لیتا تھا ان کے ساتھ بھی ہنسی مذاق کرتا رہتا تھا۔ کہ آج، وہ وقت کی پابندی بہت کرتا تھا۔ لوگوں کو خوش کرنے والا خرم اندر سے بہت اداس انسان ہے۔ ہر کسی کو اپنے اندر کی کیفیت کبھی نہیں بتاتا۔''(16)

جاپان شناسی

خرم سہیل جامعہ کراچی میں حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ مختلف غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔ اسی دور میں انہوں نے ایک تھیٹر ڈرامیٹک سوسائٹی بنائی، جس کا نام "راوی" تھا۔ اس کے ذریعے بہت سارے کامیاب ٹانک پیش کیے، بین الاجامعاتی مقابلوں میں بھی حصہ لیا اور کئی اعزازات اپنے نام کیے۔ اسی سلسلے میں ان کی ملاقات ایک جاپانی سفارت کار، جناب ''توشی کازوایسومورا'' صاحب سے ہوئی۔

اس کے بعد خرم سہیل 2011ء میں کراچی میں قائم جاپانی قونصلیٹ سے بطور میڈیا ایڈوائزر وابستہ ہوگئے، دفتری کاموں کے ساتھ ساتھ جاپان کی ثقافت و ادب سے شناسائی حاصل کی اور اس تناظر میں تحقیق و تدوین کرتے رہے اور کئی کتابیں شائع کیں اور ان کے تراجم بھی کیے۔ 2016ء میں جاپانی تناظر میں اپنے استاد اور مینٹور جناب "توشی کازوایسومورا" صاحب کی سرپرستی میں "پاکستان جاپان لٹریچر فورم" کی بنیاد رکھی۔

یہ سلسلہ گزشتہ 7 برس سے جاری ہے۔ خرم سہیل خود ذاتی حیثیت میں بھی 2010ء سے جاپانی ادب و ثقافت پر کام کر رہے ہیں۔ وہ کئی بار جاپان جا چکے ہیں، جہاں وہ جاپانی جامعات میں اردو زبان کی تدریس، جاپانی ادب کے اردو تراجم پر تحقیق کر چکے ہیں۔ آپ نے اعزازی طور پر ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن اسٹڈیز، اوساکا یونیورسٹی آف فارن اسٹڈیز، دائتو بنکا یونیورسٹی میں اردو شعر و ادب اور پاکستان جاپان ادبی و ثقافتی تعلقات کے حوالے سے اردو زبان کے جاپانی طلبا کو لیکچرز بھی دیے۔ میڈم رفیعہ نے راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ:

> ”خرم ہمیشہ سے بڑے ذمہ دار اور بہت ہی با ادب طالب علم رہے۔ ایم اے میں ایوننگ کلاسز میں انہوں نے جب داخلہ لیا، تو اپنے کام کی وجہ سے بہت مصروف رہتے تھے۔ ان کا شمار ایسے طالب علموں میں ہوتا، جو کلاسز بھی وقت پر لیتا تھا اور اپنا کام بھی پورا کرتا تھا، چنانچہ وہ ذہین ہے، اس کو پڑھنے کا شوق بھی ہے، اس وجہ سے اس کی تعلیم میں حرج نہیں ہوتا تھا۔ وہ اس وقت بھی ریڈیو صحافت سے وابستہ تھا۔ اس کی تخلیقی صلاحیتوں کو میں نے بہت پہلے سے بھانپ لیا تھا اس کے اسائنمنٹ وغیرہ پر کام کرنے کے انداز سے۔ خرم سہیل اساتذہ کی بہت عزت کرتا ہے۔ یہ قول انہی کیلئے ہے ”باادب بانصیب“ خرم وہی باادب بانصیب ہے۔“(17)

پاکستانی اور بین الاقوامی فلم کی تنقید نگاری و تنقید سازی

خرم سہیل گزشتہ کئی برسوں سے فلم کی تنقید سے بھی وابستہ ہیں۔ انہوں نے فلم کی تنقید کا باقاعدہ آغاز 2015ء میں کیا۔ ہلکی پھلکی تنقید نگاری تو عرصہ دراز سے جاری تھی۔ آپ نے مختلف اخبارات اور سائل و جرائد، جن میں ہفت روزہ نگار جیسے موقر فلمی پرچے میں فلموں کے تبصرے لکھے ہیں اور تحقیق و تنقید پر مبنی مضامین لکھنے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

ان کی ادارت میں نکلنے والا سہ ماہی فلم میگزین "مہورت" عالمی سینما کو اردو میں پیش کر رہا ہے، آپ اس کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ آپ کے یونیورسٹی کے ہم جماعت اور عزیز دوست محمد شفیق، اس رسالے کے ناشر ہیں، جو خود بھی پرنٹنگ پریس کی صنعت سے وابستہ ہیں۔

ان کے سہ ماہی رسالے اور ویب سائٹ پر، عالمی سینما کے حوالے سے دنیا بھر کے فنکاروں اور فلموں پر مبنی تحریریں، مضامین، سوانح عمریاں، انٹرویوز اور خصوصی مکالمے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انہی کے یوٹیوب چینل پر متعلقہ موضوعات کے حوالے سے ویڈیوز بھی اپ لوڈ کی جاتی ہیں۔ بہت ساری معلوماتی ویڈیوز کے اسکرپٹس اور وائس اوور میں بھی آپ پیش پیش رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ خرم سہیل ڈان نیوز کے مارننگ شو "چائے ٹوسٹ ہوسٹ" میں کئی برسوں سے فلم کے حوالے سے بطور ناقد شریک ہوتے ہیں، سینکڑوں فلموں پر بات کر چکے ہیں۔ فلمی دنیا کے سب سے مقبول ترین ایوارڈز "آسکر" کی پیش گوئیاں بھی اسی چینل پر کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ڈان اردو، آئن لائن ایڈیشن پر فلموں کے تبصرے اور مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ خرم سہیل اردو زبان کے واحد فلمی ناقد ہیں۔ جو عالمی سینما کو باقائدگی سے کئی برسوں سے موضوع تنقید بنا رہے ہیں۔ ان کی اکثر پیش گوئیاں بھی درست ثابت ہتی ہیں۔ دنیا بھر کی فلمی صنعتوں کا احوال بھی وہ اپنی گفتگو اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں۔

شخصیت

کسی بھی شخص کی شخصیت بننے میں اس کی سیرت و کردار بے حد اہم ہوتے ہیں۔ سیرت و کردار کو نکھارنے میں تربیت اور ماحول دونوں کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔ خرم سہیل بھی ایک ہنستی مسکراتی شخصیت کے حامل انسان ہیں، جن کے سینے میں ایک درد مند اور حساس دل دھڑکتا ہے۔ وہ خوش مزاج اور حقیقی طور پر خوش و خرم انسان ہیں۔ ہنستا مسکراتا ہوا شگفتہ و شاداب چہرہ، نہایت دھیمے مزاج کے آدمی ہیں۔ ان کی شائستگی کا اندازہ ایک عام شخص بھی نہایت آسانی سے ایک آدھ منٹ کی گفتگو سے کر سکتا ہے۔ نرم لب و لہجے کے مالک ہیں۔

حلیہ کسی بھی شخصیت کے ظاہری خدوحال کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ خرم سہیل کی بات کی جائے، تو وہ اوسط قد کے انسان ہیں۔ صحت کے لحاظ سے کافی فٹ اور متناسب ہیں۔ کشادہ پیشانی جس پڑی لکیر ان کی متانت اور ذہانت کی عکاسی کرتی ہیں۔ گھنی ابرو، گہری پر اسرار آنکھیں ستواں ناک، کلین شیو، سنجیدہ چہرہ آپ کی پر اثر شخصیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لباس بابت عمدہ اور اجلا زیب تن کرتے ہیں۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"ان کا پسندیدہ لباس پینٹ شرٹ ہے، اس لباس میں وہ خود کو آرام دہ محسوس کرتے ہیں۔"(18)

خرم سہیل ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل انسان ہیں۔ نہایت قابل صحافی، بھروسہ مند اور بے غرض دوست، مثالی شوہر، بہترین والد اور رشتوں کے معاملے میں بہت مناسب رویہ رکھنے والے شخص ہیں۔ خرم سہیل کی طبعیت میں سادگی کا عنصر نہایت واضح ہے۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"آپ کا پسندیدہ موسم سردی کا ہے، سردی میں آپ کو چائے اور کافی بہت پسند ہیں۔"(19)

کفایت شعاری ان کا مزاج کا خاصا ہے۔ ماحول کے مطابق خود کو ڈھال لیتے ہیں۔ محفل میں چھا جانے والے خرم سہیل، عام زندگی میں اپنے کارنامے نہایت سادگی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"خرم سہیل نے بتایا کہ زمانہ طالب علمی سے ان کو زیادہ سونے کی عادت ہے، جب بھی وقت ملتا ہے، سو جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مسلسل دو دن تک سو سکتے ہیں اور کام کے سلسلے میں مسلسل دو دن تک جاگ بھی سکتے ہیں۔"(20)

خرم سہیل بلاشبہ عمدہ شخصیت کے حامل شخص ہیں۔ ان کی شخصیت کو بحیثیت انسان دیکھا جائے، تو ان کی شخصیت بلاشبہ بہت سی خوبیوں سے مزین نظر آتی ہے۔ وہ زندگی میں ہر رشتے اور تعلق کو نہایت ایمانداری اور معیار کے مطابق نبھاتے ہیں۔ آپ کی عادات کے بارے میں ان کے احباب، رشتہ دار اور گھر والے یک زبان ہو کر کہتے ہیں کہ وہ بے حد مخلص شخص ہیں۔ بحیثیت مصنف دور حاضر کے مصنفین میں وہ منفرد مقام رکھتے ہیں۔

پسندیدہ غذا

خرم سہیل اچھے کھانوں کے شوقین ہیں۔ دیسی کھانے بھی شوق سے تناول کرتے ہیں۔ زیادہ مصالحہ جات والے کھانے شوق سے کھاتے ہیں، کیونکہ ان کا بچپن دلی اور لکھنو کے کھانے پکانے والے پڑوسیوں کے ہاں گزرا ہے۔ بچپن میں انہوں نے اپنے پڑوس میں رہائش پذیر، صائمہ باجی سے ابتدائی جماعتوں کی پڑھائی کی، خاص طور پر کھانے پکانے اور کھانے کا ذوق وہیں سے آیا اور صرف یہی نہیں، اپنی باجی اور استانی سے انہوں نے اردو زبان پر عبور حاصل کرنے کی ابتدائی مشقیں بھی کیں، آج ان کی شخصیت اور اردو پر مہارت میں ان کی صائمہ باجی کا بھی بڑا عمل دخل ہے۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

"خرم سہیل کو کھانے میں سب سے زیادہ آلو گوشت اور دال چاول پسند ہیں۔ آپ کی پسندیدہ غذا آلو گوشت ہے۔"(21)

پسندیدہ مشاغل

مطالعہ کتاب اور فلم بینی خرم سہیل کے دو نمایاں شوق ہیں:

"خرم سہیل سینکڑوں فلموں پر بات کر چکے ہیں۔ فلمی دنیا کے سب سے مقبول ترین ایوارڈز "آسکر" کی پیش گوئیاں بھی ڈان نیوز پر کرتے رہتے ہیں۔"(22)

سینما اور فلم بینی ان کا سب سے مرغوب موضوع ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

پسندیدہ شخصیات

پسندیدہ شخصیات کے حوالے سے براڈ کاسٹر رضا علی عابدی اور خلیل اللہ فاروقی کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ استاد نصرت فتح علی خاں، میڈم نور جہاں، مہدی حسن اور میکال حسن بینڈ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ادب کی دنیا میں سعادت حسن منٹو کے معترف ہیں۔ فلمی دنیا میں پاکستان کے فلم سازوں میں اے جے کاردار، جمیل دہلوی، جبکہ ہندوستان سے ستیاجت رے، مہیش بھٹ، گلزار سمیت کئی فلم سازوں کے مداح ہیں۔ آخری دو فلم سازوں سے ان کو مکالمہ کرنے کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ خرم سہیل راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

> "خرم سہیل کی پسندیدہ فلم ساز اے جے کاردار، ریاض شاہد، جمیل دہلوی، بلال لاشاری ہیں۔ پسندیدہ مترجم شاہد حمید اور باقر نقوی ہے۔ باقر نقوی کے ترجمہ کردہ جاپانی ناول گینجی کی کہانی کے حواشی بھی انہوں نے درج کیے ہیں۔"(23)

سفارت

عمرہ

خرم سہیل نے بین الاقوامی طور پر دو ملکوں کا سفر کر چکے ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں اپنی خالہ کے ہمراہ سعودی عرب عمرہ کرنے کے لیے بھی گئے۔

جاپان

وہ جاپان کا متعدد بار سفر کر چکے ہیں اور وہاں کے کئی شہروں، جن میں ٹوکیو، اوسکا، کیوٹو، نارا، ہیروشیما اور یوکو ہاما وغیرہ شامل ہیں، ان کا سفر بھی کیا ہے۔

پسندیدہ شہر

> "دنیا کا سب سے اچھا شہر کراچی ہے، جس کی خوشبو اور رنگ منفرد ہے۔ اس کے بعد جاپان کے شہر ٹوکیو کو اپنا پسندیدہ شہر مانتے ہیں۔"(24)

اعزازت

1. 2010ء میں بہترین ڈراما پروڈکشن ایوارڈ۔ قونصلیت جنرل جاپان کراچی
2. 2012ء توصیفی سند۔ قونصلیٹ جنرل جاپان کراچی

آثار

گزشتہ کئی برسوں سے خرم سہیل اردو زبان میں تصنیف و تالیف میں مشغول ہیں۔ خرم سہیل نے زمانہ طالب علمی ہی میں اپنی پہلی کتاب "باتوں کی پیالی میں ٹھنڈی چائے" لکھی۔ یہ ان کے انٹرویوز کا مجموعہ تھا، انہوں نے جو شعر و ادب اور شوبز سے وابستہ شخصیات سے کیے تھے۔ اس کتاب کو کراچی سے "سٹی بک پوائنٹ" نے شائع کیا۔ اس کے بعد ان کی بالترتیب دیگر کتابیں اشاعت پذیر ہوئیں، جن کی تفصیلات کچھ یوں ہے۔

1. باتوں کی پیالی میں ٹھنڈی چائے، خرم سہیل، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، 2009ء
2. سرمایا، خرم سہیل، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، 2011ء
3. سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، خرم سہیل، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2012ء
4. قلم سے آواز تک، خرم سہیل، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2014ء
5. کچن، خرم سہیل، کراچی: راحیل پبلی کیشنز، 2015
6. خاموشی کا شور، خرم سہیل، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2017ء
7. ناول کا نیا جنم، خرم سہیل، کراچی: رنگ ادب پبلی کیشنز، 2017ء

8. ان کنورزیشن ود لیجنڈز، خرم سہیل، کراچی: پیراماونٹ بکس، 2017ء
9. گینجی کی کہانی، خرم سہیل، کراچی: راحیل پبلی کیشنز، 2021

باتوں کی پیالی میں ٹھنڈی چائے

اس کتاب میں ادب، شوبز اور بین الاقوامی شخصیات کے انٹرویوز محفوظ کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب 2009ء میں کراچی سٹی بک پوائنٹ سے شائع ہوئی۔ سرورق، ٹائٹل ڈیزائن شمیم باذل، نعمان شیخ نے کیا۔ اس کتاب کے دو ایڈیشنز شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب کے فلیپ پر شوبز اور ادب کی کئی مقبول شخصیات کی تصاویر چھپی ہوئی ہیں، جن کے انٹرویوز اس کتاب کا حصہ ہیں۔ اس کتاب کا انتساب والدین کے نام ہے۔ یہ کتاب 408 اوراق پر مشتمل ہے۔

سہیل وڑائچ

خرم سہیل کی کتاب "باتوں کی پیالی میں ٹھنڈی چائے" کے لیے، سہیل وڑائچ نے اس کتاب پر اپنی رائے کچھ یوں دی ہے:

> ”خرم سہیل کے انٹرویوز کی خاص بات یہ ہے کہ انہیں دنیا کے سیاسی، ثقافتی اور سماجی معاملات کی گہرائی اور وسعت کا احساس ہے اور وہ اپنے انٹرویوز میں جہاں اپنے قاری کے علم میں اضافہ کرتے ہیں، وہاں اپنے مہمان کے جذبات ور احساسات بھی پوری سچائی سے بیان کرتے ہیں۔“(25)

سُرمایا

سُرمایا عہد حاضر کے روایتی اور جدید گلوکاروں، موسیقاروں اور گیت نگاروں کے انٹرویوز کا مجموعہ ہے۔ اس کا انتساب دادا، دادی اور نانا، نانی کے نام ہیں۔ پیش لفظ خرم سہیل کا ہے۔ اس کتاب کا دیباچہ رضا علی عابدی نے لکھا ہے، جبکہ اس کتاب کا نام معروف ادبی شخصیت نصیر ترابی نے تجویز کیا تھا۔ کتاب کا خوبصورت سرورق شمیم باذل کا تخلیق کردہ ہے۔ یہ کتاب 448 اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی ڈیزائننگ نعمان شیخ اور سید شیراز علی نے بہت ہی عمدہ انداز سے کی۔ اس کے فلیپ پر ایک خوبصورت لڑکی کی پینٹنگ بنائی گئی، جس کے ہاتھ میں کلاسیکی موسیقی کا ایک ساز "ستار" ہے۔ یہ کتاب 2011ء میں، الحمد پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب میں کلاسیکی، نیم کلاسیکی، پوپ میوزک، بینڈز، موسیقار، سازندوں، گیت نگاروں سمیت پاکستانی اور غیر ملکی بہت ساری شخصیات کے تعارف اور انٹرویوز موجود ہیں۔ کتاب کے اندرونی فلیپ میں شوکت علی کہتے ہیں۔

> ”خرم سہیل انٹرویو نہیں کرتا بلکہ اندر اتر کر فنکار کو کھوجتا ہے۔ خرم کھوجی ہے۔ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا۔ لیکن سب کچھ کہہ گیا۔ یہی خرم سہیل کے انٹرویوز کا یہی کمال ہے۔“(26)

اس کتاب کے اندرونی فلیپ میں عابدہ پروین، راحت فتح علی خان، عامر ذکی، استاد رئیس خان، خواجہ پرویز، شوکت علی کے اس کتاب کے بارے میں جو خیالات ہیں، ان کو درج کیا گیا ہے۔ عابدہ پروین کچھ یوں کہتی ہیں:

> ”مجھے خرم سے گفتگو کرنے کے بعد ایسا لگا، جیسے وہ فقیر ہے، جو خدا کی تلاش میں ہے۔ وہ پریشان اور اپنے شوق کی انتہا کو چھو لینے والا قلم کار ہے، یہ انٹرویوز نہیں بلکہ ماضی کا وہ سفر تھا، جو مجھے کئی صدیوں پیچھے لے گیا۔“(27)

سرخ پھولوں کی سبز خوشبو

اس کتاب میں جاپان اور پاکستان کے ممتاز ادیبوں اور اہل قلم کی تحریریں شامل کی گئی۔ اس کی ترتیب و تدوین کا کام خرم سہیل نے کیا ہے۔ اس کا انتساب جاپان اور پاکستان کی پُر خلوص دوستی کے نام ہیں۔ اس کا پیش لفظ خرم سہیل نے لکھا جبکہ دیباچہ پروفیسر ہیروجی کتاؤکا نے رقم کیا ہے، جو جاپانی زبان میں مرزا غالب، علامہ اقبال، فیض اور منٹو کے مترجم ہیں۔ اس کتاب کی فلیپ پر ایک خوبصورت پینٹنگ نظر آتی ہے، جس میں ایک لڑکا اور لڑکی دکھائی دے رہے ہیں، ان دونوں کے سر پر تاج پہنا ہوا ہے، لڑکے کے پاس ایک خوبصورت ساڈبہ ہے۔ یہ ایک خیالی تصویر ہے۔ اس کتاب کے فلیپ پر چند

ماہر تعلیم، ادیبوں اورادبی شخصیات کے خیالات ہیں، جو اس کتاب کے بارے میں بھی لکھے ہوئے ہیں جس میں پروفیسر آر۔ گومو، پروفیسر تا کیشی سزوکی، فیض احمد فیض، پروفیسر ہیروجی کتاؤکا، اوراس کتاب کے ناشر، مسٹر اینڈ مسز افضال احمد کے نام شامل ہیں۔

"خرم سہیل نے اس کتاب کو مرتب کر کے ایک اچھی کاوش کی۔ جاپانی اور پاکستانی ادیبوں، محققوں، تنقید نگاروں، ماہر تعلیم کے ساتھ ساتھ صحافیوں اور سفر نامے لکھنے والوں کی تحریروں کو شامل کیا ہے۔ یہ کتاب دونوں ملکوں کو جاننے کے لیے ایک تخلیقی سفر کا سنگ میل ثابت ہوگئی۔"(28)

اس کتاب میں 60 کے قریب اہل قلم کی تحریریں شامل ہیں اس کتاب کے سرورق کو نعمان شیخ نے بنایا۔ یہ کتاب 8 ابواب پر مشتمل ہے۔

قلم سے آواز تک۔۔۔رضا علی عابدی

یہ کتاب معروف براڈ کاسٹر اورادبی شخصیت، رضا علی عابدی کی سوانح حیات ہے، جس کو خرم سہیل نے لکھا ہے۔ یہ کتاب 366 اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب سنگ میل پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی 2014ء میں، اس کا انتساب بشریٰ نور خواجہ اور فاضل جمیلی کے نام ہے۔ بشریٰ نور خواجہ ایک بہت سینئر براڈ کاسٹر ہیں اور فاضل جمیلی کہنہ مشق صحافی ہیں۔

اس کتاب میں پیش لفظ خرم سہیل کا ہے جبکہ دیباچہ انتظار حسین نے لکھا ہے، جو پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ ادیب ہیں۔ اس کتاب کی پشت پر خرم سہیل کی رضا علی عابدی کے ساتھ ایک تصویر بھی چھپی ہوئی ہے، جو اس کتاب کی پوری کہانی کو بیان کر رہی ہے۔

اس کتاب کے تیرہ ابواب ہیں۔ اس کتاب کے پہلے باب میں انہوں نے رضا علی عابدی کے آباؤ اجداد، خاندان اور زندگی کے دیگر گوشوں کی مکمل منظر کشی کی ہے۔ اس کتاب کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر ادوار میں باب بندی کی گئی ہے۔ ہر باب میں ان کی زندگی تمام حقائق وضع کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ان کی تمام تصانیف بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں علی معین نے تصویر فراہم کی سرورق اور بیس ورق کی سجاوٹ نعمان شیخ نے کی ہے۔ اس کتاب میں خرم سہیل نے رضا علی عابدی کی تمام زندگی کو نہایت شاندار انداز میں بیان کیا ہے اور ان کی تمام زندگی کو کھول کر سامنے رکھ دیے ہیں۔

خاموشی کا شور

اس کتاب میں فاطمہ ثریا بجیا کے، اردو میں لکھے ہوئے جاپانی ڈراموں کو خرم سہیل نے ایک نئے انداز میں پیش کیا۔ بجیا نے جو جاپانی ڈرامے اردو زبان میں تحریر کیے ہیں، وہ انہوں نے جاپانی لوک ادب سے ماخوذ کر کے لکھے تھے۔ اس ڈرامے کا پہلا نام جو کہ ثریا بجیا نے لکھا تھا وہ "خالی گود" تھا، اس کو نئے عنوان کے ساتھ، خرم سہیل نے تدوین کے بعد "خاموشی کا شور" کے نام سے متعارف کروایا ہے۔ یہ کتاب 260 اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی پشت پر اوراندورانی صفحات میں خرم سہیل اور فاطمہ ثریا بجیا کی مزید تصاویر ہیں۔ اس کتاب کے فلیپ پر ایک شاندار عورت کی پینٹنگ بنائی گئی ہے، جو جاپانی آرٹسٹ کی بنائی ہوئی ہے۔

اس کتاب کا پیش لفظ خرم سہیل نے رقم کیا اور دیباچہ "توشی کازوایسو مورا" نے لکھا ہے۔ سرورق نعمان شیخ نے بنایا ہے۔ یہ کتاب 2016ء میں سنگ میل پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ اس کا انتساب جناب "توشی کازوایسو" اور جناب "ریوایشی کاوا" کے نام ہے۔ کتاب میں چھ ڈرامے اور جاپانی تھیٹر کا تعارف لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب ڈراموں کا مجموعہ ہے اس کتاب میں خرم سہیل نے انور مقصود کی نگرانی میں ڈراموں کی تدوین کا کام مکمل کیا۔ توشی کازوایسو مورا کہتے ہیں:

"فاطمہ ثریا بجیا کے لکھے ہوئے یہ ڈرامے بہت بڑی ادبی کاوش ہیں، اردو ادب کی تاریخ میں ان کی حیثیت ایک سنگ میل جیسی ہے۔ خرم سہیل نے ان ڈراموں کی تدوین، نئے عنوانات کی تخلیق، جاپانی ادیبوں کا تعارف اور زبان وبیان کی مدنظر رکھتے ہوئے جاپانی ڈراموں کا شاندار مجموعہ مرتب کیا ہے۔"(29)

یہ کتاب خرم سہیل کے منتخب اردو انٹرویوز کا انگریزی ترجمہ ہے، جس کا پیش لفظ جاوید جبار نے لکھا ہے۔ دیباچہ افراح جمال نے 2017ء میں لکھا۔ خرم سہیل کے ان اردو انٹرویوز کو افراح جمال نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب 416 اواق پر مشتمل ہے، اس کو پیراماونٹ بکس، کراچی نے شائع کیا ہے۔ کتاب کے فلیپ پر مختلف شخصیات کی تصویر درج ہیں، جن کا تعلق پاکستان کے فنون لطیفہ سے ہے۔ ان میں ریڈیو، ٹیلی وژن، فلم، تھیٹر، موسیقی، مصوری، شعر وادب اور دیگر شعبوں کی نامور شخصیات شامل ہیں۔ افراح جمال:

> "Afrah Jamal is a freelance columnist, analyst and editor. She writes on counterterrorism and military matters."(30)

چکن

اس کتاب کے فلیپ پر نہایت عمدہ شاندار پینٹنگ بنائی گئی، جس میں ایک خوب صورت لڑکی اور اس کے پس منظر میں کچھ اشیاء دکھائی دے رہی ہیں۔ اس پینٹنگ میں جو لڑکی نظر آرہی ہے، اس کے دائین ہاتھ میں ایک پھول ہے اور بائیں ہاتھ میں پھولوں کی ٹوکری ہے۔ یہ کتاب جاپان کے ناول کا ترجمہ ہے اور یہ ناول جاپانی زبان میں ”باناناپوشی موتو“ نے لکھا اور اس کا اردو میں ترجمہ خرم سہیل نے کیا ہے۔۔ 2015ء میں راحیل پبلی کیشنز سے شائع ہوا۔ اس کا انتساب جاپان کے تین شاندار ناول نگاروں کے نام "یاسوناری کاواباتا" "کنزوبوروایے" اور "ہاروکی موراکامی" کے نام ہے۔ اس کا پیش لفظ بھی خرم سہیل نے لکھا ہے۔ کتاب کے آخر میں باناناپوشی موتو کی تصویر بھی نظر آرہی ہے۔ اس کتاب کے 135 اوراق ہیں۔

ناول کا نیا جنم

اس کتاب میں مشرق و مغرب میں ناول نگاری کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ 2017ء میں رنگ ادب پبلی کیشنز سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ یہ کتاب 560 ورق پر مشتمل ہے۔ اس کا انتساب جمیلہ ہاشمی، بانو قدسیہ اور بپسی سدھوا کے نام ہے اس کا سرورق نعمان شیخ نے تیار کیا۔ محقق و مدون خرم سہیل نے ناول کا نیا جنم کا پیش لفظ لکھا ہے۔ دیباچہ ڈاکٹر ممتاز احمد خان نے تحریر کیا ہے۔ جو ناول نگاری میں بہت بڑے نقاد ہیں۔ اس کے ناشر شاعر علی شاعر ہیں۔

یہ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہیں۔ ہر باب میں وضاحت کے ساتھ چند ناول نگاروں کے ناول کے بارے میں تحریر درج ہیں۔ پہلا باب علی عباس حسینی نے دوسرا ابوالکلام قاسمی نے لکھا،

چھٹا باب خرم سہیل نے اکیسویں صدی اور عالمی ادب کے معروف ناول نگاروں کے متعلق رقم کیا ہے۔ ساتواں باب پروفیسر عبد السلام انیسویں صدی میں اردو ناول نگاری کی ابتدا پر ہے۔ آٹھواں باب ڈاکٹر ممتاز احمد خان نے لکھا، جس میں ترقی پسند تحریک ایک مختصر جائزہ لیا گیا ہے، اس باب میں نواں باب ڈاکٹر خالد اشرف اردو ناول میں فسادات، ہجرت اور ناسٹیلجیا کے بارے میں ہے۔ دسواں باب ڈاکٹر ممتاز احمد خان اردو ناول کے ہمہ گیر سروکار پر ہے۔

گیارہواں باب اردو ناول پر مختلف فلسفہ و فکر کے اثرات پر ہے، جبکہ بارہواں باب میں مصنفین کے مکالمات کا انتخاب شامل ہے۔ اس کتاب کا فلیپ پر بہت عمدہ تصویر بنائی گئی ہے، جس میں ایک لڑکی کے سر کے ارد گرد بہت سارے پرندے محو پرواز ہیں۔

گینجی کی کہانی

گینجی دنیا کا پہلا باقی رہ جانے والا ناول ہے۔ یہ ناول تقریباً ایک ہزار سال قبل جاپان میں لکھا گیا۔ یہ جاپانی ناول "موراساکی شیکیبو" نے لکھا تھا، جو کہ ان کا قلمی نام ہے، ناول نگار نے میں ایک کردار سے متاثر ہو کہ یہ نام رکھا تھا۔ ان کا اپنا اصل نام کسی کو معلوم نہیں۔ یہ کتاب 2021ء میں راحیل پبلشرز اردو بازار کراچی میں شائع ہوئی۔ کتاب کا پیش لفظ خرم سہیل کا ہے، دیباچہ خرم سہیل کے استاد اور رجان ساز سفارت کار "توشی کازوایسو مورا" نے لکھا۔ اس کہانی کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور میں اشرافیہ کس طرح زندگی بسر کر رہے تھے۔ یہ ناول جاپان کے شہر کیوٹو میں لکھا گیا تھا۔ یہ ناول 1128 اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حواشی دیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں مترجم کا تعارف اور انٹرویو بھی شامل ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

اس میں پاکستان جاپان لٹریچر فورم کا تعارف بھی دیا گیا ہے۔ اس ناول کا مکمل نام گینجی مونوگتاری ہے گینجی مونوگتاری سے مراد گینجی کی کہانی ہے، جو ایک افسانوی شہزادہ تھا۔ اس ناول کے اردو ترجمے کو مکمل کرنے میں کم و بیش پانچ سال لگ گئے۔ اس کتاب کا فلیپ لکھنے والوں میں جاپان میں اردو تدریس سے وابستہ اساتذہ نے لکھا اور دونوں ممالک کے سفارت کاروں نے بھی اپنے پیغامات درج کروائے۔

اس کتاب کے فلیپ پر ایک خوب صورت پینٹنگ بنائی گئی، جس میں ایک خوبصورت سا سمندر دکھائی دے رہا ہے، جس میں ایک کشتی نظر آرہی ہے، منظر بہت ہی خوبصورت ہے، اس سمندر کے کنارے پر لکڑی کا بنا ہوا ایک خوبصورت سا گھر ہے جس کی چھت پر ایک دلکش خاتون میز کے پاس بیٹھی ہوئی اس کے سامنے چند کتابیں رکھی نظر آرہی ہیں اور وہ غور فکر کی کیفیت میں مبتلا ہے۔

مہورت

یہ خرم سہیل کا سہ ماہی رسالہ ہے، جس کے مدیر اعلیٰ خرم سہیل ہیں۔ اکتوبر 2022ء میں خرم پرنٹنگ پریس کراچی سے اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔ اس عالمی سینما کے رسالے کے چیف ایڈیٹر خرم سہیل جبکہ پبلشر محمد شفیق ہیں۔ ''مہورت'' کا مطلب فلم کی دنیا میں کسی فلم کا پہلا سین ریکارڈ کرنا ہوتا ہے۔ پہلے شمارے میں براعظم یورپ سے تعلق رکھنے والی مقبول برطانوی اداکارہ کیٹ ونسلیٹ کی داستان حیات بطور کور اسٹوری شامل ہے۔ براعظم افریقا کا ہالی وڈ، نائیجیریا بطور فیچر اسٹوری شامل ہے۔

اس کے علاوہ اردو زبان میں امریکی اداکار "ول اسمتھ" کی سوانح عمری کا پہلی بار ترجمہ اس میں شائع ہوا ہے۔ کینیڈا، برازیل، جاپان، پاکستان اور سعودی عرب کے فنکاروں کے بارے میں مفصل تحاریر شامل اشاعت ہیں۔ اردو زبان میں عالمی سینما کا یہ پہلا رسالہ ہے۔ اس رسالے کی تھیم لائن ہے کہ فلم کی آنکھ سے دنیا کو دیکھو۔ اس کے پیچھے اختتامی صفحے پر مختلف ہدایت کاروں کی تصاویر دی گئی ہیں، جن کا تعلق عالمی سینما سے ہے۔ یہ رسالہ ہر تین مہینے بعد شائع ہوتا ہے، اس کی خصوصی بات یہ ہے کہ اس میں جن ممالک کے فنکاروں پر تحریریں شائع ہوتی ہیں، یہ رسالہ ان ممالک کے سفارت خانے اور قونصل خانے کو بھی ارسال کیا جاتا ہے۔

خرم صاحب کے کام کا بحیثیت مجموعی جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف ایک عمدہ صحافی ہیں بلکہ سوانح نگاری کے میدان میں بھی ان کا کام قابلِ قدر ہے۔ ان کا امتیازی وصف صحافت اور سوانح نگار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک غیر جانبدار نقاد، محقق اور مترجم ہونا بھی ہے ان کے کام کی خاصیت یہ ہے کہ انہوں نے تحقیق میں مختلف موضوعات کو جگہ دی اور اس میں تنوع کا خاص خیال رکھا۔ تحقیق کے حوالے سے پائمال موضوعات کبھی بھی ان کی تحقیق کا موضوع نہیں رہے۔ اگر کوئی موضوع زیر بحث آیا بھی تو باشعور قاری کو اس کی نئی جہت سے روشناس ہونے کا موقع میسر آیا تحقیق و تنقید میں ان کے موضوعات ہمیشہ متنوع اور معیاری رہے ہیں خاص طور پر صحافت جس میں دورِ جدید کے خرم سہیل کا عکس ادبی چاشنی کے ہمراہ بخوبی دیکھنے کو ملتا ہے سوانح نگاری یا پھر تحقیقی و تنقیدی کام کا تجزیہ کریں۔ ان سب میں جو ایک مشترکہ پہلو نظر آتا ہے وہ ان کے اندازِ بیان اور طریقہ تحقیق کی ادبی پختگی ہے جو جلد یا بدیر ان کے بلند مقام کے تعین کا باعث بنے گی۔

حوالہ جات

1. خرم سہیل، گینجی کی کہانی، کراچی: راحیل پبلی کیشنز، 2021ء، ص12
2. انٹرویو،، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 11:35، 16 دسمبر 2022ء
3. انٹرویو،، مس عائشہ، برقی رابطہ، وقت 3:35، 16 دسمبر 2022ء
4. انٹرویو،، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 4:00، 19 دسمبر 2022ء
5. خرم سہیل، خاموشی کا شور، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2016ء، ص8
6. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 2:30، 22 دسمبر 2022ء
7. انٹرویو،ہ، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 1:00، 19 دسمبر 2022ء
8. انٹرویو،، صبا خرم، برقی رابطہ وقت 11:10، 31 دسمبر 2022ء
9. انٹرویو،، صلہ خرم، برقی رابطہ، وقت 2:00، 31 دسمبر 2022ء
10. انٹرویو،، دعا خرم، برقی رابطہ، وقت 5:00، 31 دسمبر 2022ء
11. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 3:30، 31 دسمبر 2022ء
12. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 2:00، 19 دسمبر 2022ء
13. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 2:40، 19 دسمبر 2022ء
14. انٹرویو، ، شاعر علی شاعر، برقی رابطہ، وقت 8:00، 8 جنوری 2023
15. انٹرویو، فیصل یعقوب، برقی رابطہ، وقت 9:30، 8 جنوری 2023
16. انٹرویو، فیصل یعقوب، برقی رابطہ، وقت 2:00، 8 جنوری 2023
17. انٹرویو، میڈم رفیعہ، برقی رابطہ، وقت 8:30، 8 جنوری 2023
18. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 11:00، 20 دسمبر 2022ء
19. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 2:10، 19 دسمبر 2022ء
20. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 11:30، 31 دسمبر 2022ء
21. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 1:15، 16 دسمبر 2022ء
22. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 11:45، یکم جنوری 2022ء
23. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 2:25، 19 دسمبر 2022ء
24. انٹرویو، خرم سہیل، برقی رابطہ، وقت 4:05، 31 دسمبر 2022ء
25. خرم سہیل، ہاتھوں کی پیالی میں ٹھنڈی چائے، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، ص14
26. خرم سہیل، سرمایا، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، 2011ء، ص1
27. ایضاً
28. خرم سہیل، سرخ پھولوں کی سبز خوشبو، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز 2012ء، ص1
29. خرم سہیل، خاموشی کا شور، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2016ء، ص12
30. خرم سہیل، In Conversation with legends، کراچی: پیراماؤنٹ پبلشنگ، 2017ء، ص416